امریکہ

تیسری عالمی اردو کانفرنس

نیویارک: نیویارک کے شیرٹن ہوٹل میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے اردو شائقین، شاعروں اور ادیبوں کے اجتماع میں سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس منعقد ہوئی جس کا افتتاح اردو کے عالمی شہرت یافتہ نقاد ودانشور پروفیسر گوپی چند نارنگ نے شمع جلا کر کیا۔فیض صدی کی مناسبت سے یہ کانفرنس فیض کی یاد کو منسوب کی گئی۔کلیدی خطبہ میں گوپی چند نارنگ نے کہا کہ آج کے انسانیت کش حالات میں فیض کی شاعری روشن ضمیری اور انسانیت پروری کا ایک اہم استعارہ ہے۔ان کے انتقال کو پچیس سے زائد سال گزر چکے ہیں لیکن ان کی آواز پہلے سے بھی زیادہ زندہ اور روشن ہے۔لاہور سے آئی ہوئی فیض کی صاحبزادی منیزہ ہاشمی کے ساتھ پروفیسر نارنگ نے ڈاکٹر سید تقی عابدی کی کتاب 'فیض فہمی' کی رسم رونمائی بھی انجام دی۔ پروفیسر نارنگ نے نیویارک اردو ٹائمز کے ایڈیٹر خلیل الرحمٰن، ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد، وکیل انصاری اور دیگر تمام رفقا کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس میں پہلے اور دوسرے دن فیض کی شاعری، نثری تصانیف اور فکری میراث پر اجلاس ہوئے۔ تیسرے دن کے اجلاس نئی بستیوں میں اردو کے مسائل، اردو رسم الخط کے تحفظ، خواتین کا ادب ،اردو صحافت اور اردو زبان کے مستقبل کے بارے میں منعقد ہوئے۔ منیزہ ہاشمی کے علاوہ امجد اسلام امجد، انور مسعود، ڈاکٹر سلیم ملک اور کئی دوسرے اہم ادیبوں اور شاعروں نے اجلاسوں کی صدارت کی اور مقالے پڑھے۔ اس پر خاص طور سے غور کیا گیا کہ اردو کی عالمی ترقی اور ترویج کے لیے انٹرنیٹ اور نئی ٹکنالوجی کا استعمال کس طرح سے کیا جائے ۔پروفیسر نارنگ نے کہا کہ یونی کوڈ اور وکیپیڈیا جیسے اساسی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا ضروری ہے کیونکہ آنے والی نسلیں ان کے ذریعے زیادہ سے زیادہ اردو سیکھ سکیں۔ شام غزل کے دوران ممبئی سے آئی ہوئی گلوکارہ سیما سہگل نے فیض کا کلام پیش کیا اور سماں باندھ دیا۔آخری شام مشاعرہ منعقد ہوا جس میں امریکہ اور کناڈا کے علاوہ ہندوستان، پاکستان اور یورپ سے آئے ہوئے چالیس سے زیادہ شعرا نے حصہ لیا۔گوپی چند نارنگ، امجد اسلام امجد، انور مسعود کو ان کی ادبی و علمی خدمات کے لیے نیویارک کاؤنٹی کی طرف سے سند افتخار عطا کی گئی۔ پریس ریلیز، 6 جولائی 2011

امریکہ کی تیسری عالمی اردو کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے دائیں سے دوسرے گوپی چند نارنگ اور دیگر شرکا

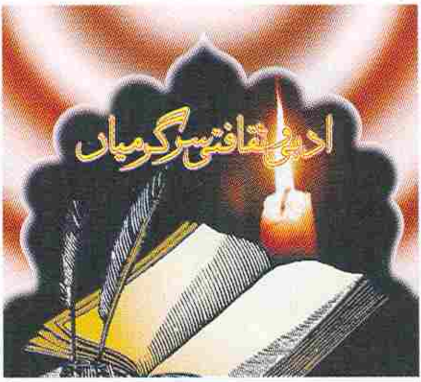

'فیض فہمی' کے عنوان سے مذاکرہ

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں 'فیض فہمی' کے عنوان سے ایک مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا، جس میں کینیڈا سے آئے ممتاز ماہر سرطان اور اردو اسکالر ڈاکٹر سید تقی عابدی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عابدی نے کہا کہ فیض علامتی شاعری کا ایک مکمل شاعر ہے۔ جدید شاعری میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے اور انہوں نے الفاظ و خیال کے پرانے ساغر کو نئی شراب عطا کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیض کی شاعری میں مغربی و مشرقی شاعری کا حسین امتزاج ملتا ہے جس میں رومان بھی ہے اور عشق و انقلاب بھی۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے کہا کہ وہ صحت کے طبیب اور ادب کے مریض ہیں۔ مظلوم شعراء کے ساتھ ہوئی زیادتیوں اور ان کی قابل ستائش کاوشوں کو منظر عام پر لانا ان کا اصل موضوع ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرثیوں کو امام باڑوں میں دفن کر دیا گیا ہے جبکہ یہ نعت کا سب سے بڑا خزینہ ہیں۔

شعبۂ اردو کے سربراہ پروفیسر محمد زاہد نے مہمان خصوصی جناب تقی عابدی کا مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ ہی ان کے علمی و تنقیدی کارناموں پر بھی روشنی ڈالی۔ صدر مجلس پروفیسر ابوالکلام قاسمی نے سید تقی عابدی کی کتاب ''فیض فہمی'' کا اجراء کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے سید تقی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کے تحقیقی کاموں کی ستائش کی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ، دلی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شاہد ماہلی نے بھی تقریب سے خطاب کیا۔ نظامت ڈاکٹر مہتاب حیدر نقوی نے نظامت کی۔